مصنف: آگسٹن کراپیلی

سچا دوست

ترجمہ: استوتی اگروال

اگروال جیولرز، سرونج (ایم پی)، موبائل: 9575089694

پرانے زمانے کی بات ہے، جنگل میں ایک شیر رہتا تھا ، یوں تو شیر جنگل کا راجہ ہی ہوتا ہے، اس شیر کو سب بہت پسند کرتے تھے، لیکن شیر اب بوڑھا ہو چکا تھا۔

ایک لومڑی، چیتا اور گدھ (Vulture) شیر کے سب سے زیادہ قریبی اور خاص دوستوں میں سے تھے۔ شیر انھیں شاہی عدالت کا بھی حصہ مانتا تھا۔ حد تو یہ ہے کہ شیر ان کے مشوروں پر عمل بھی کرتا تھا۔ وہ تینوں شیر کی شکار ڈھونڈ نے میں مدد بھی کرتے۔ شکار کرنے کے بعد شیر بچا ہوا شکار ان تینوں میں بانٹ دیتا اور لومڑی ، چیتا اور گدھ خوشی خوشی کھا لیتے۔

دن گزرتے گئے۔ وقت کے ساتھ وہ تینوں شیر سے نفرت کرنے لگے۔ وہ سوچتے کہ شیر ہم پر ہمیشہ حکم چلاتا ہے اور ہم سب سے برا سلوک کرتا ہے، جبکہ ہم تو اس کی کتنی مدد کرتے ہیں.... یہ تو ناانصافی ہے...!

ان تینوں نے مل کر ایک تدبیر (Plan) سوچی۔

چیتا دل ہی دل میں سوچنے لگا ''میں ایک اچھا راجہ بننے کے قابل ہوں، اس لیے راجہ تو میں ہی بنوں گا''۔

لومڑی بھی خوشی سے اچھل رہی تھی اور کہہ رہی تھی، ''میں جنگل میں سب سے زیادہ سمجھدار اور چالاک ہوں، مجھ جیسا کوئی نہیں ہے، مجھ میں حکومت سنبھالنے کی ساری خوبیاں ہیں''۔

''ارے! میں تو اڑ بھی سکتا ہوں اور ہر طرح سے راجہ بننے کے قابل ہوں''۔ گدھ نے سوچا۔

تینوں اپنے منصوبے کو پورا کرنے میں جُٹ گئے کہ وہ بادشاہ شیر کو کیسے موت کے گھاٹ اتاریں..؟ ایک دن لومڑی نے شیر سے جا کر کہا، ''اس جنگل کے عظیم بادشاہ! سلام.... اُونٹ کا گوشت سب سے زیادہ لذیذ ہوتا ہے، ایسا کرتے ہیں آج ہم اونٹ کو ہی اپنا شکار بناتے ہیں''۔ ''ہمارے جنگل کے پاس ریگستان میں دو اونٹ رہتے ہیں، گدھ آپ کو راستہ بتا دے گا''۔ چیتا بولا۔

گدھ راستہ بتاتا گیا اور شیر پیچھے پیچھے چلتا رہا۔ چیتا اور لومڑی بھی ساتھ تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ریگستان پہنچ گئے۔ شیر کو ریگستان میں بہت گرمی لگی، وہ بہت پیاسا تھا، لیکن دور دور تک پانی نظر نہیں آیا۔

لومڑی، چیتا اور گدھ دیکھ رہے تھے کہ شیر اب تھک چکا ہے۔ انھیں لگا کہ وہ ریگستان کی گرمی سے ہی مر جائے گا، شیر کو کھانے کے بارے میں سوچ کر ان تینوں کے منہ میں پانی آ گیا، آتا بھی کیوں نہیں..؟ تینوں کو جنگل کا بادشاہ جو بننا تھا۔

گدھ بولا ،''حضور! میں جلدی سے اونٹ کو آپ کے پاس لے کر آتا ہوں''۔

''جاؤ...جاؤ..جلدی سے لے کر آؤ اس اونٹ کو''۔شیر بولا۔

گدھ دوڑتا ہوا اونٹ کے پاس پہنچا اور کہنے لگا، ''اونٹ میاں! جنگل کے بادشاہ شیر تمہیں اپنا وزیر اعظم بنانا چاہتے ہیں''۔

''میں جنگل میں نہیں آ سکتا''۔اونٹ نے بنا ڈرے جواب دیا۔

''ارے نہیں! بادشاہ ریگستان میں آ چکے ہیں۔وہ کسی جواب میں 'نہیں' سننا پسند نہیں کرتے''۔

اونٹ شیر کی سمت نکلا۔گدھ نے شیر کے پاس جا کر کانا پھوسی کرتے ہوئے کہا،''بادشاہ! میں نے اونٹ سے کہہ دیا ہے کہ آپ اسے اپنا وزیر اعظم بنانا چاہتے ہیں۔ آپ اس سے ایسے ہی بات کریں جیسے کہ سچ میں اسے ویسا ہی محسوس ہو کہ آپ نے اسے وزیر اعظم بنانے کے لیے بلایا ہے۔جب وہ یہ سوچ لے کہ ہاں ایسا سچ ہے،تو آپ اس کا شکار کر لیجئے گا''۔

شیر نے اونٹ سے کہا،'' میں تمہیں اپنا وزیر اعظم (پردھان منتری) بنانا چاہتا ہوں،لیکن اس سے پہلے مجھے بھوک لگ رہی ہے میں اپنا کھانا کھانا چاہتا ہوں''۔

لومڑی فوراً بولی،''اے عظیم بادشاہ! یہاں کوئی کھانا دستیاب نہیں ہے،آپ مجھے کھالیں''۔

چیتا بولا،''بادشاہ! میں آپ کا سب سے بھروسے مند نوکر ہوں،آپ مجھے کھائیں''۔

گدھ بولا،''نہیں حضور! آپ مجھے کھانا''۔

ان تینوں نے ایسا اس لیے کہا کیونکہ انہیں یقین تھا اونٹ بھی ایسا ضرور بولے گا اور اپنے آپ کو راجہ کے سامنے کھانے کے لیے پیش کرے گا۔جیسا سوچا،وہی ہوا۔

''اے جنگل کے بادشاہ،آپ مجھے کھالیں۔آپ کے دوست بہت وقت سے ساتھ ہیں،آپ کو ان کی ضرورت ہے''۔اونٹ ڈرتے ہوئے بولا۔

اس وقت تک شیر سمجھ چکا تھا کہ چیتا دھوکے باز ہے ساتھ ہی گدھ اور لومڑی بھی۔اس نے کہا،''میں اسے اپنا کھانا بناؤں گا جس نے سب سے پہلے اپنے آپ کو کھانے کے لیے پیش کیا تھا''

کہتے ہی شیر زور سے گرج اٹھا۔لومڑی جس نے سب سے پہلے خود کو پیش کیا جان بچانے کے لیے بھاگنے لگی۔

چیتا بھی بھاگ گیا اور گدھ تو دور دور تک نظر ہی نہ آیا۔

صرف اونٹ ہی شیر کے ساتھ رہ گیا تھا۔

شیر کے لیے یہ سمجھنا آسان ہو گیا تھا کہ کون اس کا سچّا اور اصلی دوست ہے۔اس نے اونٹ سے کہا،''تم سچ میں ایک بھروسے مند اور سچے دوست ہو''۔

ایک سچّا دوست کبھی دھوکا نہیں دیتا۔وہ اتنا ہی پیار کرتا ہے جتنا آپ کرتے ہیں۔وہ ایماندار اور بھروسے کے قابل ہوتا ہے۔وہ وعدے کرتا ہے اور اسے نبھانے کے لیے قربانی(Sacrifice) بھی دیتا ہے۔

OO